رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ربوہ
روزنامہ
الفضل
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
فون ۴۴۹
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۳۹ منگل ۴۔رمضان ۱۴۱۴ھ' ۱۵۔ تبلیغ ۱۳۷۳ہش' ۱۵۔فروری ۱۹۹۴ء

ہر ایک عمل کا مدار نیّت پر ہے

ہر ایک عمل کا مدار نیّت پر ہے (صاحب ایمان) کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کردے۔ جو شخص کہ روزے سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جُو نہ ہو تو خدا تعالیٰ اسے ہرگز ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں تین نئے جدید ترین شعبوں کا افتتاح

محترم صاجزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا سے افتتاح فرمایا

امراض قلب اور انتہائی نگہداشت کے یونٹوں کا قیام اور شعبہ ریڈیالوجی کی تزئین نو

ربوہ = ۱۲۔ فروری۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں تین نئے اور جدید ترین آلات سے مزین شعبوں کا افتتاح عمل میں آیا۔ محترم صاجزادہ مرزا منصور احمد ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے دعا سے افتتاح فرمایا۔ یہ شعبے شعبہ امراض قلب (CCU) 'Coronary Care Unit انتہائی نگہداشت کا شعبہ (ICU) Intensive Care Unit اور شعبہ ریڈیالوجی Radiology ہیں۔ ان شعبوں کی تقریب افتتاح آج شام ساڑھے پانچ بجے فضل عمر ہسپتال کے کانفرنس روم میں منعقد ہوئی۔ خواتین کا انتظام گائینی آؤٹ ڈور میں کیا گیا تھا۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مبارک علی صاحب مربی سلسلہ نے کی۔ اس کے بعد فضل عمر ہسپتال کے ایڈمنسٹریٹر مکرم کرنل ایاز محمود خان صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ فضل عمر ہسپتال ہمیشہ ہی طبی سہولتوں میں اپنا بے لوث کردار ادا کرتا رہا ہے۔ اور جدید تقاضوں سے ہم آہنگ ہوتے ہوئے خدمت کے میدان میں آگے سے آگے بڑھتا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے آج سے دو سال قبل سی سی یو (CCU) اور آئی سی یو (ICU) کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے ان شعبوں کے قیام کا ارشاد فرمایا تھا۔ اس سے قبل ایسے مریضوں کو عام وارڈوں میں ہی رکھ کر ان کی دیکھ بھال کی جاتی تھی۔

مکرم کرنل ایاز خان صاحب نے بتایا کہ پرائیویٹ وارڈ سے منسلک آئی وارڈ کی جگہ پر یہ دونوں شعبے قائم کئے گئے ہیں۔ اس مقصد کے لئے یہ امر خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے کہ وہی آلات خریدے جائیں جو کارکردگی کے لحاظ سے بہتر ہوں۔ اور ان کی قیمت بھی کم ہو چنانچہ کمپریسڈ ائر Compressed air کے آلات اٹلی سے اور سات عدد مانیٹرز کوریا سے منگوائے گئے۔ جن پر لاگت دوسروں کی نسبت تقریباً نصف آئی ہے۔

مکرم کرنل صاحب نے بتایا کہ شعبہ ریڈیالوجی کی بھی تزئین نو کی گئی ہے۔ خاصے عرصے سے ہسپتال میں ایک ہی ایکسرے مشین کام کر رہی تھی۔ ماہ نومبر میں اس نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ اس دوران امریکہ کے ایک مخلص اور ایثار پیشہ ڈاکٹر مکرم ڈاکٹر احسان ظفر صاحب نے اپنے کلینک کی عمدہ اور موثر مشینیں فضل عمر ہسپتال کے لئے پیش کر دیں۔ امریکہ سے ان کی درآمد اور کسٹم کے دشوار گذار مراحل سے گذرنے میں ایک سال لگا ان میں دو ایکسرے پلانٹ' میموگراف مشین' ایکو کارڈیوگرافک مشین اور الٹراساؤنڈ شامل ہیں۔ یہ خدا کے فضل سے بہترین حالت میں ہیں۔ یہ تمام مشینیں جدید' کارکردگی میں بے حد عمدہ اور متاثر کن ہیں۔ یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ یہ جدید ترین مشینیں پنجاب میں محض چند بڑے ہسپتالوں میں ہی موجود ہیں۔ ان مشینوں کی تنصیب کے موقعے پر شعبہ ریڈیالوجی کی نئے سرے سے تزئین کی گئی ہے۔ اب اس شعبے کو ائرکنڈیشنڈ کر دیا گیا ہے۔ اور فال سیلنگ اور وینائل فلورنگ کے ذریعے مشینوں کو گرد و غبار سے محفوظ کر دیا گیا ہے۔

مکرم ایڈمنسٹریٹر نے اس موقعے پر ان احباب کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا جن کے تعاون اور گراں قدر امداد سے ان جدید شعبوں کا قیام ممکن ہو سکا ہے۔ ان میں مکرم ڈاکٹر احسان ظفر صاحب امریکہ ہیں۔ لاہور کے ایک مخیر دوست نے آئی سی یو اور سی سی یو یونٹس کے لئے ایک خطیر رقم پیش کی اور مانیٹرز کا تحفہ دیا۔ احمد میڈیکس لاہور اور Pickers لاہور کے منتظمین نے ہر دو شعبہ جات کی تزئین اور کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے اپنی خدمات پیش کیں۔ صدر انجمن احمدیہ نے فراخ دلی سے ان منصوبوں کی تکمیل میں فضل عمر ہسپتال سے بہترین تعاون فرمایا۔

آخر میں انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہسپتال اور اس کے عملہ کو حسن کردار اور حسن گفتار سے حصہ وافر عطا فرمائے اور ان تمام افراد کا دامن اپنی رحمتوں اور افضال سے بھر دے جنہوں نے ان منصوبوں کی تکمیل میں حصہ لیا۔

اس کے بعد مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی فزیشن فضل عمر ہسپتال نے جو دونوں

باقی صفحہ ۷ پر

سانحہ ارتحال

○ محترم صاجزادہ مسرور احمد صاحب ابن محترم صاجزادہ مرزا منصور احمد صاحب لکھتے ہیں۔

مکرم ماسٹر چوہدری نذیر احمد صاحب (رائے ونڈی) صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد سندھ مورخہ ۴-۲-۹۴ کو وفات پاگئے۔

مرحوم ۱۹۴۴ سے ۱۹۵۴ء تک اندازاً دس سال سیرالیون اور دیگر افریقن ممالک میں بطور مربی خدمات بجالاتے رہے ہیں۔ ۵۶-۱۹۵۵ء سے حضرت امام جماعت الثانی کے ارشاد پر جماعت کے سکول میں بطور ہیڈ ماسٹر خدمات سرانجام دیتے رہے۔ نیز تقریباً ۳۲-۳۳ سال بطور صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد سندھ خدمات سرانجام دیتے رہے۔ مرحوم بہت مخلص' محنتی کارکن سلسلہ تھے۔ احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

انہوں نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور ایک لڑکا منیر ذوالفقار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ولادت

○ مکرم ڈاکٹر میر شریف احمد صاحب حال امریکہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۹۔ فروری ۹۴ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ازراہ شفقت "باسل احمد" نام عطاء فرمایا ہے۔ نومولود میر غلام احمد صاحب نسیم مربی سلسلہ کا پوتا اور ڈاکٹر کریم اللہ صاحب زیروی ابن صوفی خدا بخش صاحب زیروی کا نواسہ ہے اور حضرت ملک سیف الرحمان کا پڑنواسہ ہے۔ احباب سے نومولود کی صحت' درازی عمر اور نیک و خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں (مینجر)

۱۵ - تبلیغ ۷۳ ۱۳ ہش
۱۵ - فروری ۱۹۹۴ء

عالمی درس

احمدیہ ٹیلی ویژن کی برکات کی لذت دن بدن بڑھ رہی ہے اور اس میں تازہ ترین اضافہ لندن سے ٹیلی کاسٹ ہونے والا وہ عالمی درس قرآن ہے جو سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع روزانہ پاکستان کے وقت کے مطابق ۴ بجے شام سے ساڑھے پانچ بجے شام تک دیتے ہیں۔ اور یہ سلسلہ سارے رمضان روزانہ جاری رہے گا۔ سوائے جمعہ کے دن کے۔ ربوہ اور قادیان کے باسی اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ رمضان کے مہینے میں سارے مہینہ مرکزی بیت الذکر میں درس قرآن دیا جاتا ہے۔ ایک وقت میں حضرت حافظ روشن علی صاحب اکیلے سارا مہینہ درس دیا کرتے تھے۔ بعد میں یہ درس دینے کی ذمہ داری جماعت کے جید علمائے کرام میں تقسیم کر دی گئی۔

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ امام جماعت احمدیہ سارا مہینہ روزانہ خود درس قرآن کریم دیں گے۔ جماعت احمدیہ کے مرد و زن کو اس تاریخی موقعہ پر ہم مبارکباد پیش کرتے ہیں اور قرآنی معارف سے جھولیاں بھرنے کے اس موقع کی مسرت میں جو محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے حاصل ہوا ہے' دلی طور پر شریک ہیں۔

احباب جماعت کو چاہئے کہ وہ اس روحانی لذت سے ہرگز محروم نہ ہوں اور رمضان کے برکات میں یہ جو نیا اضافہ اس سال حاصل ہو رہا ہے اس کو جانے نہ دیں۔ جملہ احباب و خواتین کو چاہئے کہ اپنی تمام مصروفیات کو ترک کر کے رمضان المبارک کے اس خاص درس کے لئے وقت نکالیں خود بھی جائیں اور اپنے بچوں کو بھی ساتھ لے کر جائیں اور پوری توجہ اور انہماک سے اس روحانی مائدہ سے حصہ حاصل کریں۔

ایسے بزرگ اور نوجوان اور سمجھ داری کی عمر کے بچے جو دینی ذوق و شوق رکھتے ہیں ان کو چاہئے کہ کاغذ قلم ساتھ لے کر جایا کریں اور درس کے اہم اور ضروری نکات نوٹ کر لیا کریں۔ اور جب قرآن کریم کی تلاوت کے دوران یہ مقامات آئیں اس وقت ان کو اپنی یادداشت میں بھی تازہ کریں اور ایسے اہم دینی نکات کو اپنی زندگی کے لئے مشعل راہ بنائیں۔ توجہ اور غور سے سننے والے اپنی اپنی سمجھ اور ظرف کے مطابق ہر روز کے درس سے موتی نکال سکیں گے جو ان کی زندگیوں پر گہرے اثرات مرتب کر سکیں گے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 'اللہ تعالیٰ آپ کی صحت اور عمر میں برکت دے اور اپنی بے حد و حساب تائیدات ہمیشہ آپ کے شامل حال رکھے' آج کے دور میں روحانیت کا سورج ہیں جن کے افکار عالیہ کی گرمی مردہ روحوں کے لئے حیات نو کا پیغام ہے۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ساری دنیا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے افکار عالیہ سے بہترین رنگ میں فائدہ پائے۔ آمین۔

یہ ٹھیک ہے میں اسیر ہوں پر رہین رنج و الم نہیں ہوں
قلم کے سلطان کا سپاہی ہوں میں شکستہ قلم نہیں ہوں
فضا کی پہنائیوں میں میری اُڑان پہلے سے تیز تر ہے
کسی کی باتوں میں آکے رُک جاؤں میں تو ایسا قدم نہیں ہوں

۹۴-۲-۱۱ ابو الاقبال

O

بند لبوں کا شور تمہارے دل میں اُترتا جاتا ہے
دُھندلا دُھندلا سا میرا ماحول نکھرتا جاتا ہے

جو میرے عزم مصمم سے ٹکرایا ہمت ہار گیا
جو مجھ پہ ہاتھ اٹھاتا ہے وہ آپ بھی ڈرتا جاتا ہے

کچھ لوگ الزام تراشی کر کے مجھ پر ہنستے رہتے ہیں
اور میرا بدن اس کیچڑ سے ہر آن سنورتا جاتا ہے

کچھ نام سمندر پار حسین لبوں پر محوِ رقص ہوئے
اِک جذبہ محبت کا ہر دل میں آج ابھرتا جاتا ہے

سب جیل میں بھی اک مجلس لگتی رہتی ہے ہمرازوں کی
دنیا کے سارے دھندوں سے اب دل ہے کہ بھرتا جاتا ہے

راتوں کی سیاہی میں بھی اب ایمان کی مشعل روشن ہے
گو دن تو دن ہی ہے لیکن یہ اور نکھرتا جاتا ہے

اب فتح نمایاں کی منزل ہر اک کو دکھائی دیتی ہے
اب ایک نیا جذبہ دل میں ہر لحہ اُبھرتا جاتا ہے

پھولوں سے محبت ہے لیکن کانٹے بھی تو میرے اپنے ہیں
میں کس سے نسیم کہوں کیسے ماحول سنورتا جاتا ہے

۹۴-۲-۱۳ نسیم سیفی

کلام الٰہی سے زندگیوں میں عظیم انقلاب آجاتا ہے

"کلام الٰہی" محض پڑھنے کی کتاب نہیں ہے۔ یہ تو ایسی کتاب ہے جس سے زندگیوں میں اس سے بھی بڑا انقلاب آتا ہے جو انسان کی ظاہری آنکھ نے اشتراکی انقلابی کی شکل میں روس میں یا سوشلسٹ انقلاب کی شکل میں چین میں دیکھا ہے۔ انسان دراصل خود ایک عالم ہے ہمارے صوفیاء نے انسان کو یونیورس قرار دیا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

بوسنیا کی خواتین کو کھڑا دیکھ کر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کرسی سے اتر کر فرش پر بیٹھ گئے

اہل بوسنیا کیلئے دعائیں کرتے ہوئے میں ساری رات نہیں سویا

بوسنیا کے بارے میں اقوام متحدہ کی پالیسی پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی شدید تنقید

مورخہ ۷۔ فروری ۱۹۹۴ء کو احمدیہ ٹیلی ویژن پر بات چیت کے پروگرام میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۷ فروری ۱۹۹۴ء سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع احمدیہ ٹیلی ویژن پر بات چیت کے پروگرام کے لئے تشریف لائے تو سب سے پہلے بوسنیا کا وہ بچہ سٹوڈیو میں داخل ہوا جو اس سے پہلے بھی کئی بار حضرت صاحب کے ہمراہ اس پروگرام میں آچکا ہے۔ حضرت صاحب نے بڑی محبت سے بچے کو پیار کیا اور فرمایا آپ ہمارے ناظرین میں بڑے مقبول ہیں؟ کیا آپ کو یہ بات پتہ ہے بچے نے اثبات میں سر ہلایا تو آپ نے فرمایا مجھے جو خطوط آرہے ہیں ان میں یہ بات لکھی جا رہی ہے کہ آپ کے ساتھ جو بوسنین بچہ بیٹھا ہوتا ہے وہ بہت ہی پیارا ہے۔

بوسنین زبان کی مترجم محترمہ فرح آڈچ صاحبہ کے ساتھ ایک اور بوسنین بچی بھی بیٹھی تھی جس کے ہاتھ میں ایک کتاب تھی حضرت صاحب نے دریافت فرمایا یہ کونسی کتاب ہے؟ تو بچی نے جواب دیا قرآن کریم ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا اس میں سے کچھ پڑھ کر سناؤ۔ بچی نے بتایا کہ وہ رمضان اور روزوں کے بارے میں کچھ آیات کا ترجمہ پڑھے گی۔ بچی نے پڑھنا شروع کیا۔ تو حضرت صاحب نے فرمایا پہلے تعوّذ اور بسم اللہ پڑھو۔ بچی نے ایسا ہی کیا اور بڑے صحیح طور پر تعوّذ اور بسم اللہ پڑھی۔ اور اس کے بعد قرآن کریم کی چند آیات کا بوسنین ترجمہ سنایا۔ حضرت صاحب نے فرمایا جزاکم اللہ۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بوسنین سے پوچھا کہ جب آپ کسی سے جدا ہوتے ہیں تو کیا کہتے ہیں؟ بوسنین بچی نے جواب دیا 'ھم اللہ امانت' کہتے ہیں۔ حضور نے فرمایا اس کا مطلب ہے 'میں آپ کو خدا کے حوالے کرتا ہوں۔ اللہ آپ کا نگہبان ہو۔ حضرت صاحب انگریزی میں گفتگو فرما رہے تھے۔ یہ ساری مجلس انگریزی میں جاری رہی۔ آخری چند منٹ اس کا اردو ترجمہ بھی ساتھ ساتھ پیش کیا گیا۔

اللہ کی رضا حقیقی جنت ہے سوال و جواب کی محفل شروع کرتے ہوئے حضرت صاحب نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ کل میں نے جنت کی جو بات کی تھی وہ آدم کے حوالے سے بیان کی تھی۔ تاہم ایک جنت وہ بھی ہے جو موت کے بعد زندہ ہو جانے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے۔ لیکن یہ وہ جنت نہیں ہے۔ جس میں آدم رہتے تھے۔ عام لوگ سمجھتے ہیں کہ آدم کی جنت آسمانوں میں کہیں تھی جس میں سے ان کو نیچے پھینکا گیا۔ یہ خیال درست نہیں ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا بہترین جنت اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ اور اس کا مطلب ہے امن و سلامتی۔ امن ہی فی الحقیقت جنت ہے۔ جنت اور امن ہم معنی ہیں۔ کیونکہ قرآن کریم کہتا ہے کہ جنتی ایک دوسرے کو جنت میں سلام' سلام کہیں گے۔ آپ نے فرمایا اس کا ایک اور پہلو یہ ہے کہ اللہ کی اطاعت اصل جنت ہے۔ اور اطاعت سے مراد اللہ کی شریعت کی اطاعت ہے۔ شریعت کا مطلب کامل اطاعت ہے اور یہ شریعت پھر امن میں بدلتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آدم وہ کام نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اور پھر اللہ نے آدم کو معافی بھی دی۔ جب معافی دے دی تو پھر آدم کو جنت سے نکالنے کی کیا ضرورت تھی؟ دراصل بات یہ تھی کہ آدم کو ان باقی لوگوں کے ساتھ ہی جانا تھا کیونکہ آدم انہیں لوگوں کی طرف تو مبعوث ہوئے تھے۔ یہ آدم کو سزا نہیں دی گئی تھی۔

اس مرحلہ پر ایک اور خوبصورت بچہ سٹوڈیو میں داخل ہوا۔ حضور نے فرمایا یہ مسٹر اور مسز فرحت واکر کا بیٹا ہے اس کو شوق ہے کہ یہ گارڈ کی طرح میرے پیچھے کھڑا ہو۔ حضور نے بچے کو اپنے پیچھے جانے کا راستہ دیا اور بچہ گارڈ کی ڈیوٹی پر بڑے شوق سے ایستادہ ہو گیا۔

حضرت صاحب نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ عیسائیت کہتی ہے کہ شریعت لعنت ہے۔ عیسائیت نے بتایا کہ اللہ نے اپنا بیٹا بھیجا تاکہ امن قائم ہو سکے۔ آپ نے سوال کیا کہ کیا پھر امن قائم ہو گیا۔ کہاں امن قائم ہوا؟ آپ نے فرمایا شریعت تو خدا تعالیٰ کی مرضی کا اظہار ہے کہ یوں کرو اور یوں نہ کرو۔ اس پر عمل کے بغیر ہم خدا کی مرضی پر کیسے چل سکتے ہیں اور اس کے بغیر ہم کیسے جان سکتے ہیں کہ خدا کی مرضی کیا ہے۔

ماہ رمضان کے بارے میں اس کے بعد حضرت صاحب نے بوسنیا کے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر سوال کیا کہ آپ کوئی سوال کریں۔ بوسنین مترجم محترمہ فرح صاحبہ نے کہا آپ ہمیں رمضان کے بارے میں کچھ بتائیں۔

حضرت صاحب نے اس کو پسند فرمایا اور رمضان کے بارے میں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم رمضان کا اسطرح ذکر کرتا ہے جیسے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ ایک نصیحت ہے کہ روزے رکھو جس طرح پہلی قوموں نے روزے رکھے۔ اگرچہ اس وقت رمضان کا نام استعمال نہیں ہوتا تھا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ رمضان کا ایک خاص پہلو ہے جسے عام لوگ شاید نہ سمجھتے ہوں۔ وہ ہے کہ اللہ نے ہمیں کھانے اور پینے سے کیوں روکا ہے۔ اس میں اللہ کا کیا فائدہ ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ گناہ اور اچھائی کیا ہے؟ یہ کسی خاص عمل کا تو نام نہیں۔ ایک ہی کام ہے ایک وقت وہ اچھا ہوتا ہے اور دوسرے وقت وہ گناہ بن جاتا ہے۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ یہی بتانا چاہتا ہے کہ گناہ وہ ہے جس سے اللہ رکنے کا حکم دے۔ اور نیکی یہ ہے کہ جس کے کرنے کا اللہ حکم دے۔ ہم جو کھانے پینے سے رک جاتے ہیں تو ایسا اس لئے کرتے ہیں کہ اللہ کے حکم کی تعمیل ہو۔ اللہ تعالیٰ ایسا کر کے ہم کو گویا اس بات کی ٹریننگ دیتا ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے احکام کو ماننے والے بنیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا روزے کے اور بھی فوائد ہیں۔ اگر روزے کے ذریعے بھوک برداشت کرنے کا طریق نہ ہوتا تو امیر لوگوں کو پتہ نہ چل سکتا کہ غریبوں کو بھوک کی جو تکلیف اٹھانی پڑتی ہے وہ کیا ہے؟ اس سے غریبوں کی مشکلات کا علم ہوتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ہم کھانے پینے سے خود کو روک کر اللہ کی رضا

باقی صفحہ ۵ پر

ارشادات حضرت امام جماعت الرابع

افکارِ عالیہ

تربیت کے سلیقے کے لئے سب سے زیادہ ضروری چیز لگن ہے۔ میری مراد یہ نہیں ہے کہ آپ کو سکول میں ڈال کر تربیت سکھائی جائے۔ یہ تو بہت لمبا کام ہے۔ میری مراد یہ ہے اگر آپ کے دل میں سچی لگن ہو تو ایسی ماؤں کے بچے ضائع نہیں ہو سکتے۔ ضرور اس لگن کا کہیں فقدان ہے' اس کا بحران ہے اور اس کی طرف آپ کو توجہ کرنی چاہئے۔ بچپن سے ہی اپنے بچوں کے عادات و اطوار پر نظر رکھیں اور جب بھی آپ دیکھیں کہ خطرے کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں تو اسی وقت محنت شروع کریں اور محبت اور پیار کے ساتھ ان کے اندر دین کی محبت پیدا کرنے کی کوشش کریں یہ بچپن کی محبت ہے جو ہمیشہ کام آتی ہے۔ بعض دفعہ بچپن کی خوراک بھی ہے جو ہمیشہ کام آتی ہے۔ بعض مضبوط آدمیوں سے جو بڑی عمر کو پہنچے کاٹھی مضبوط تھی' میں نے پوچھا کہ آپ کیا کرتے ہیں آپ کی صحت بڑی اچھی ہے تو جواب دیتے ہیں کہ ہماری ماؤں نے بچپن میں خوب کھلایا پلایا' دودھ بھی پلائے اور مکھن کھلائے اور ہڈیوں کے جوس نکال نکال کر دیئے کہ آج تک ہم ماؤں کا دیا کھا رہے ہیں۔ واقعتہ" یہ درست ہے۔ مجھے بھی یاد ہے' ہماری امی کو بھی بھینسوں کا شوق تھا اور بچپن میں بھینسوں والے کے سپرد کیا ہوا تھا کہ زبردستی اس کو اٹھا کے لے جایا کرو اور صبح بھینس کی تازہ دھاریں اس کے منہ میں ڈالا کرو۔ اب اس کے نتیجے میں خدا کے فضل سے میری ہڈی مضبوط ہے کیونکہ کیلشیم براہ راست اس طرح جاتا رہا' کچھ دواؤں کے ساتھ' کچھ بچپن کی اس قسم کی غذاؤں کا واقعی اثر ہوتا ہے' تو یہ جو میں بات کر رہا ہوں یہ محض کوئی لطیفے یا محاورے کی بات نہیں ہے۔ بچپن کی تربیت بھی اسی طرح بچپن کی غذاؤں کی طرح اثر دکھاتی ہے اور بہت سے بچے ایسے بھی میں نے دیکھے ہیں جو درمیانی عرصہ میں اگر بھٹک بھی جائیں تو بچپن کی گہری تربیت کے نتیجہ میں وہ پھر لازماً واپس آجاتے ہیں اور نیک انجام تک پہنچتے ہیں اور اس کی سب سے زیادہ ذمہ داری ماؤں پر ہے۔

اگر ماؤں کو ان کاموں کے لئے وقت نہ دیا جائے' ان کاموں کے لئے سہولت نہ دی جائے تو پھر والدین پر بھی اس کی ذمہ داری ہوگی اور اس پہلو سے چونکہ والد یا بعض فرد جنہوں نے آئندہ والد بننا ہے جو یہ بات سن رہے ہیں ان کو میں سمجھانا چاہتا ہوں کہ (دینِ حق) نے کمانے کی ذمہ داری مرد پر رکھی ہے اس میں گہری حکمتیں ہیں۔ اگرچہ عورت کو یہ آزادی دی ہے کہ حسب ضرورت وہ کمائے اور اپنی ضروریات پوری کرے لیکن اس وقت جب وہ مجبور ہو۔ پیشہ کے طور پر کمانے کی ذمہ داری مردوں پر رکھی گئی ہے اور قرآن کریم نے کھول کر بیان کیا ہے کہ مردوں پر عورتوں کا یہ حق ہے کہ وہ ان کے لئے جس حد تک ممکن ہے آسائش کی زندگی کے سامان پیدا کریں اور ان کی ساری ضروریات کا خیال رکھیں۔ یہ اس لئے ضروری ہے کہ ماؤں کے پاس اگر وقت ہو گا' سہولت ہوگی' اچھے ماحول میں زندگی بسر کر رہی ہوں گی تو وہ آئندہ نسل کی تربیت کر سکیں گی۔ اگر بھاگ دوڑ ہوگی کہ انہوں نے بھی کام پر جانا ہے۔ بچے کسی کے سپرد کئے اور آپ بھاگ گئیں یا دوسری دلچسپیوں میں ان کا وقت لگتا ہے۔ بعض عورتیں میں نے دیکھی ہیں کہ سنگھار پٹار میں ہی ان کے دو دو تین تین گھنٹے ضائع ہو جاتے ہیں۔ اور بن کر تیار ہو کر باہر نکلنے کے لئے قریباً آدھا دن تو اسی میں لگ جاتا ہے۔ اللہ کے فضل سے اس قسم کی عورتیں یہاں نہیں ہیں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں آپ سب لوگ ہمت والی' کام کرنے والی عورتیں ہیں۔ آپ کو وقت ہی نہیں ملتا لیکن جن خاندانوں میں بدنصیبی سے آسائشیں آ جائیں ان کا یہ حال ہو جایا کرتا ہے اور اس حال کی طرف ہر عورت منتقل ہونے کا خطرہ اپنے اندر رکھتی ہے کیونکہ مزاجا" اس کو یہ بات اچھی لگتی ہے۔ اس لئے جب میں کہتا ہوں کہ آپ کے لئے کھلا وقت چاہئے تو میں اس لئے نہیں کہہ رہا کہ آپ آرام سے گھر میں آدھا دن تک سوتی رہیں اور اس کے بعد اٹھیں اور باقی وقت سنگھار پٹار میں خرچ کریں اور پھر پوری طرح تیار ہو کر شاپنگ کے لئے نکل جائیں۔ ان کاموں کے لئے وقت نہیں چاہئے۔ ان کاموں کے لئے وقت چاہئے کہ آپ تہجد کے وقت اٹھیں' اپنے بچوں کو پیار دیں۔ ان کو اٹھانے کی کوشش کریں' ان کے لئے دعائیں کریں۔ نماز کے وقت اگر آپ کا خاوند ست ہے تو اس کو اٹھائیں' بھائی ست ہے تو اس کو اٹھائیں' سب بچوں کو جگائیں اور پھر ان کو تلاوت سکھائیں اور خود بھی اچھی آواز میں تلاوت کریں اور بچوں کو بھی تلاوت کروایا کریں۔ ان کاموں سے فارغ ہو کر پھر آپ ان کو تیار کرائیں گی۔ پھر آپ کو ان کو سکول بھیجنا ہو گا یا دیگر گھر کے کام کرنے ہوں گے۔ تو عورت بیچاری کے پاس وقت کہاں ہوتا ہے کہ وہ ان فضول باتوں میں خرچ کرے۔

ان ذمہ داریوں کے ساتھ آپ کو جو محنت کرنی پڑتی ہے اس کی جزا بھی اللہ تعالیٰ ساتھ ساتھ دیتا ہے۔ کیونکہ میں جو نقشہ کھینچ رہا ہوں میں نے ایسی پرانے زمانے کی مائیں دیکھی ہیں کہ جیسی سکینت ان کے دل میں دیکھی ہے دوسری عورتیں اس کا تصور بھی نہیں کر سکتیں۔ وہ مائیں جو تہجد کے وقت اٹھتیں' دعائیں کرتیں اور پھر اپنے بچوں کی تربیت کرتیں' ان کو نماز کے لئے اٹھاتیں اور ان کو نماز پڑھتے دیکھتی ہیں' ان کو نمازیوں سے ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک ملتی ہے کہ ان کی نیکیوں سے ان کا دل اس طرح سکون سے بھر جاتا ہے کہ وہ لڑکی جو سارا دن عیش کی زندگی بسر کرنے کی تمنا میں اس کی تلاش کرتی پھرتی ہے' اگر باہر نہ ملے تو دن رات وہ گانے سنتی رہتی ہے Pop music (پاپ میوزک) میں دل لگانے کی کوشش کرتی ہے' نئے نئے فیشن تلاش کرتی ہے' اس کا تو اس کے ساتھ کوئی تعلق' کوئی دور کا بھی واسطہ نہیں ہے جو سکینت اس ماں کو ملتی ہے جس کا میں نے نقشہ کھینچا ہے اس سکینت سے یہ ادنیٰ لذتوں کو تلاش کرنے والی لڑکیاں بالکل عاری ہوتی ہیں۔ ہر وقت بے چین زندگی گزرتی ہے اور جس چیز کی تلاش ہے پتہ نہیں وہ کیا ہے اور وہ میسر نہیں آتی۔ اس لئے جو وقت میں کہتا ہوں آپ کو میسر ہونا چاہئے ان کاموں پر خرچ ہونا چاہئے۔ پھر علمی کام ہیں' عورتوں کو اپنے اندر علمی ذوق بھی پیدا کرنے چاہئیں۔ جو اس کا لطف ہے وہ ڈرامے دیکھنے' فضول کہانیاں سننے اور اس قسم کی چیزوں میں وقت ضائع کرنے میں نہیں آسکتا۔ ہم نے اپنے گھر میں دیکھا ہے کہ حضرت چھوٹی پھوپھی جان اور حضرت بڑی پھوپھی جان کی دنیا کے لحاظ سے بہت معمولی تعلیم تھی لیکن حضرت مسیح موعود کے گھر میں پرورش کا ایک یہ فیض بھی تھا کہ علم سے بڑی دلچسپی تھی اور ظاہری تعلیم نہ ہونے کے باوجود ایسی روشن دماغ تھیں ایسا وسیع مطالعہ تھا کہ اکثر مجھے یاد ہے جب بھی گئے ہیں ان کے ہاتھوں میں کتابیں ہی دیکھیں یا بات کرنے لگے ہیں تو کتاب دہری کر کے رکھ دی تا کہ جب باتیں ختم ہوں تو پھر کتاب اٹھالیں اور اس کے نتیجے میں ان کی زبان میں جلا تھی ان کو ادب کا ایسا پیارا ذوق تھا کہ حضرت بڑی پھوپھی جان حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نظمیں آپ پڑھ کر دیکھیں آپ حیران ہوں گی کہ اس دور کے بڑے بڑے شاعر بھی فصاحت و بلاغت میں آپ کا مقابلہ نہیں کرتے۔ ذہن بھی روشن' دل بھی روشن اور سکینت بھی۔ ہر ابتلا میں بھی ایک سکینت تھی کہ جو کبھی زندگی کا ساتھ نہیں چھوڑتی تھی۔ جو اس زندگی میں مزا ہے وہ مزا ہر وقت متحرک رہنے' بے چین رہنے میں کہاں نصیب ہو سکتا ہے۔

پس میں آپ کو کسی بوریت کی طرف نہیں بلا رہا میں آپ کو بہتر زندگی کی طرف بلا رہا ہوں جو دائما" آپ کے دلوں کو سکون سے بھر دے گی اور اس کی اس لئے ضرورت ہے کہ جب تک ہم ایسے گھر نہیں پیدا کریں گے۔ ہم معاشرے کی اصلاح نہیں کر سکتے۔ ہم معاشرہ کو بتا نہیں سکتے کہ ہم کیوں بہتر ہیں۔ میری مراد وہ معاشرہ ہے جو غیر کا معاشرہ ہے۔ وہ آپ کی طرف الٹ کر دیکھتا ہے اور تضحیک سے دیکھتا ہے' حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ پردے میں لپٹی ہوئی پرانے زمانے کی عورتیں ہیں' ان کو کیا پتہ کہ زندگی کیا چیز ہے۔ آپ نے اگر زندگی کے معنی سمجھ لئے ہوں۔ آپ کی زندگیاں اگر اعلیٰ درجہ کی پرسکون زندگیاں بن چکی ہوں تو آپ ان کی طرف رحم کی نظر سے دیکھیں گی۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے کوئی سویا ہوا انسان ہو تو جب اس کو اٹھایا جائے وہ سمجھتا ہے کہ مجھ پر ظلم ہو رہا ہے اور وہ کہتا ہے پاگل ہو گئے ہیں' صبح صبح اٹھ کر یہ کیا مصیبت پڑی ہوئی ہے لیکن جب اٹھ جائے' آنکھیں کھل جائیں اور صبح کی تازہ ہوا میں باہر نکلے اور سیر پر جائے تو سونے والوں پر اس کو رحم آنے لگ جاتا ہے اور کہتا ہے یہ بے چارے ابھی تک پاگلوں کی طرح پڑے ہوئے ہیں۔ یہ مختلف زاویوں کی بات ہے لیکن جو جاگا ہوا زاویہ ہے وہ غالب زاویہ ہے' جو سویا ہوا زاویہ ہے وہ مغلوب زاویہ ہے۔ ہر شخص جو سو کر اٹھتا ہے اس کو سونے کا مزا پتہ ہے۔ لیکن جو اٹھنے کا مزا ہے وہ اور ہی مزا ہے اور اس کی کیفیت ہی اور

باقی صفحہ ۵ پر

بقیہ صفحہ ۳

بھی حاصل کرلیتے ہیں۔

آپ نے فرمایا روزے کا ایک اور فائدہ یہ بھی ہے کہ ہم کو اللہ کی خاطر مقررہ وقت سے پہلے اٹھنے کی ٹریننگ ملتی ہے۔ ورنہ معمول میں تو ہم صبح صادق کے وقت اٹھتے ہیں اور نماز ادا کرتے ہیں۔

اس دوران اور بوسنین بچے بھی تشریف لے آئے حضرت صاحب نے ایک ایک سے تعارف حاصل کیا اور ان نام پوچھا اور یہ دریافت فرمایا کہ وہ کہاں کہاں سے آئے ہیں۔ آپ نے فرمایا اکثر بوسنین نام عربی مادہ رکھتے ہیں۔ مگر وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ ان کی شکل بدل گئی ہے۔ ایک بچی نے بتایا کہ اس کا نام عامرہ ہے۔ حضور نے فرمایا یہ تو جانا پہچانا نام ہے۔

اسلام تلوار سے پھیلنے کے اعتراض کا جواب اس کے بعد حضرت صاحب نے سوال و جواب کا سلسلہ دوبارہ جاری فرمایا اور ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ اسلام پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اسلام تلوار سے پھیلا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مکہ کے تیرہ سالہ دور میں کیا ہوا؟ اس وقت تلوار حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کے خلاف استعمال کی گئی۔ کسی وجہ اور کسی قصور کے بغیر ان کے خلاف تلوار استعمال کی گئی۔ اور پھر یہ ہوا کہ قریباً ڈھائی سو میل کا فاصلہ طے کرکے کفار مکہ مسلمانوں اور اسلام کو تباہ کرنے کے لئے مدینہ پر حملہ آور ہوئے ان کی تعداد ایک ہزار تھی۔ یہ سارے کے سارے مانے ہوئے جنگجو تھے ان کے پاس بہترین اسلحہ تھا جب کہ مقابل پر صرف ۳۱۳ مسلمان تھے۔ جن کے پاس ناقص اسلحہ تھا بعض کے پاس تلوار بھی نہ تھی۔ بعض ان میں سے بچے تھے اور بعض بوڑھے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کیا یہ طریق ہوتا ہے اسلام کو تلوار کے ذریعے پھیلانے کا؟ یہ ساری جنگیں صرف مدافعانہ تھیں۔

آپ نے دریافت فرمایا انڈونیشیا جس کی آبادی مشرق وسطی سے بھی زیادہ ہے۔ ان کو کس تلوار کے ذریعے مسلمان کیا گیا ملائیشیا میں کس نے تلوار استعمال کی اور چین میں کس تلوار کے ذریعے اسلام پھیلا۔

آپ نے فرمایا عیسائیت کے بارے میں سب جانتے ہیں کہ کئی ممالک میں عیسائیت تلوار کے زور سے پھیلی جرمنی اور ناروے کے باشندے جانتے ہیں کہ ان کے ملکوں میں تلوار کے ذریعے عیسائیت پھیلی- روس کے علاقوں میں بھی جارحیت کے ذریعے عیسائیت پھیلائی گئی۔ حقیقت یہ ہے کہ عیسائیت تلوار سے پھیلی۔ عیسائیوں نے جارحیت میں پہل کی اور مسلمانوں نے صرف اپنی مدافعت کے لئے تلوار اٹھائی۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ قرآن کریم میں اللہ نے یہ بات واضح طور پر بیان کی ہے کہ دین میں کسی قسم کی زبردستی نہیں ہو گی۔ کیونکہ جھوٹ کو سچائی سے الگ کرکے دکھادیا گیا ہے۔ لہٰذا جو چاہے مان لے اور جس کا دل چاہے نہ مانے۔ جب اللہ نے یہ فرمادیا ہے کہ جس کا دل چاہے تو مانے چاہے نہ مانے۔ تو حضرت نبی کریم اس کے خلاف کیسے کرسکتے تھے۔

بوسنیا اور اقوام متحدہ ایک سوال حضرت صاحب سے یہ کیا گیا کہ بوسنیا کے بارے میں اقوام متحدہ کے کردار پر اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اقوام متحدہ کا بوسنیا میں جو کردار ہے اس کو بیان کرکے دل کو تکلیف ہوتی ہے مجھے بوسنین افراد نے بتایا ہے کہ سوئٹزر لینڈ میں جو بات چیت اقوام متحدہ کے تحت ہوئی اس میں بوسنیا کے نمائندوں سے کہا جاتا تھا کہ بس اس پر دستخط کردو۔ اور نقشے میں صرف یہ بتایا جاتا تھا کہ پہلے بوسنیا یہ تھا اور اب یہ ہوگا۔ باہر کی دنیا سے ان کا کوئی رابطہ یا تعلق نہ ہوگا۔ اگر یہ باہر جانا چاہیں تو ان کو سرب علاقے سے گذر کر جانا ہوگا۔ حضرت صاحب نے فرمایا جب میں نے یہ بات سنی تو میں ساری رات سو نہ سکا۔ اور ساری رات یہ دعا کرتا رہا کہ بوسنیا کے نمائندے اس پر دستخط نہ کریں۔ میں نے ان کو پیغام بھجوایا کہ اگر وہ ایسا کریں گے تو اپنی موت کے فرمان پر دستخط کرنے والے ہوں گے۔

حضرت صاحب نے فرمایا بوسنیا کے بارے میں اقوام متحدہ نے یہ قرارداد پاس کی کہ بوسنیا کے لوگ اپنے دفاع کے لئے اسلحہ حاصل نہ کرسکیں گے۔ حالانکہ سربوں اور کروش کے پاس تو پہلے سے اسلحہ موجود تھا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ بوسنیا والوں نے اس معاہدے پر دستخط نہیں کئے۔ بوسنیا کے صدر نے کہا کہ اگر آپ ہمیں تباہ کرنا چاہتے ہیں تو بے شک کردیں۔ مگر ہم اپنے ہاتھ سے تباہی قبول نہیں کریں گے۔

اس مرحلہ پر تین اور بوسنین خواتین سٹوڈیو میں داخل ہوئیں۔ اور جگہ کی تنگی کی وجہ سے کھڑی ہو گئیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے پہلے ان کو اپنی کرسی پیش کی اس کے بعد فرمایا کہ میں یہ نہیں کرسکتا کہ عورتیں کھڑی رہیں اور میں کرسی پر بیٹھا رہوں۔ چنانچہ میں بھی زمین پر بیٹھوں گا۔ یہ فرماکر حضرت صاحب کرسی سے اٹھ گئے اور فرش پر بیٹھ گئے۔ حضرت صاحب کا یہ محبت بھرا سلوک دیکھ کر اہل بوسنیا کے دل باغ باغ ہو گئے۔ دنیا کے کونے کونے میں ڈش انٹینا کے ذریعے لاکھوں افراد نے بھی یہ منظر دیکھا۔ پروگرام کے باقی حصے میں حضرت صاحب فرش پر تشریف فرما رہے۔

حضرت صاحب نے بوسنیا کی ایک مٹھائی حاضرین میں تقسیم کی یہ مٹھائی سویڈن سے ایک احمدی خاتون نے بنا کر بھیجی ہے۔ یہ مٹھائی تقسیم کرنے کے بعد جو باقی بچ گئی حضرت صاحب نے فرمایا یہ جسوال برادران کے لئے ہے۔ اس کے بعد حضرت صاحب نے چند اور سوالوں کے بھی جوابات عطا فرمائے۔

ٹارگٹ کا حصول ازبس ضروری ہے

○ تحریک جدید کے مالی جہاد میں جس قدر کم از کم رقم ازبس ضروری ہوتی ہے وہ مجموعی ٹارگٹ کے طور پر مقرر کردی جاتی ہے اور پھر حصہ رسدی وہ رقم تمام جماعتوں میں تقسیم کردی جاتی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اگر ایک جماعت بھی اپنا ٹارگٹ پورا نہ کرے تو وہ ہماری مجموعی ضرورت کو متاثر کرسکتی ہے۔ اس لئے ہر جماعت ٹارگٹ پورا کرنا اپنا فرض اولیں سمجھے حسب ذیل امور کا خیال رکھا جائے تو ٹارگٹ بفضل خدا حاصل کیا جا سکتا ہے سب سے اول امر وعدہ ہے اور پھر یہ اہتمام کہ ہر فرد جماعت کو بلکہ مرحومین کو بھی شامل کیا جائے۔ اور ہر وعدہ معیاری ہو۔ مخیر دوستوں میں سے معاونین خصوصی زیادہ سے زیادہ تعداد میں حاصل کرنے کی سعی بلیغ فرمائی جائے۔ جملہ ذیلی تنظیموں کا تعاون حاصل کیا جائے اس طرح بفضل خدا ہر جماعت حصول ٹارگٹ میں کامیاب ہو سکتی ہے۔

بکوشید اے جواناں تا بہ دیں قوت شود پیدا

(وکیل المال اول تحریک جدید)

بقیہ صفحہ ۴

ہوتی ہے۔ آپ کے مزے جاگے ہوئے مزے ہیں۔ بیدار مغزی کے مزے ہیں۔ آپ نے روشنی میں آنکھیں کھولی ہیں (دین) کا ماحول آپ کو اندھیروں سے روشنی میں لے کر آتا ہے۔ اس لئے یہ لوگ جو آپ پڑھتے ہیں یہ صرف ان کی بے وقوفی کی خوابیں ہیں۔ یہ سوئے سوئے سمجھ رہے ہیں کہ ہم زیادہ مزے میں ہیں۔ آپ اگر ان کو اپنے مزے سے آشنا کرنا چاہتی ہیں تو اپنے گھروں میں ایسے ماحول پیدا کریں جو سکون سے بھرے ہوئے ہوں۔

اور اس میں صرف عورت کا کام نہیں ہے۔ مرد کی بھی بڑی ذمہ داری ہے۔ اسی لئے میں نے کہا تھا کہ مرد بھی سن رہے ہیں وہ اچھی طرح غور سے سن لیں۔ خدا تعالیٰ نے اول ذمہ داری کمانے کی مردوں پر ڈالی ہے۔ وہ مرد جو عورتوں کی کمائی پر بیٹھے ہوں وہ تو مردوئے لگتے ہیں۔ مرد تو نہیں لگتے۔ ایسے بے ہودہ لگتے ہیں کہ سارا دن بیٹھے وہ روٹیاں توڑ رہے ہیں یا سو رہے ہیں یا بیوی کے لئے مصیبت ڈالی ہوئی ہے ان کو احساس کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے کمانے کی ذمہ داری ان پر رکھی ہے۔ وہ کمائیں اور اتنی ضرورتیں پوری کریں کہ عورت ان نیک کاموں کے لئے فارغ ہو۔ اس نے بچے بھی پیدا کرنے ہیں۔ کھانے بھی پکانے ہیں۔ برتن بھی دھونے ہیں۔ ہر وقت وہ جتی رہتی ہے۔ اس پر بڑا بوجھ ہے۔ پھر دین کے کام بھی کرنے ہیں اور اگر عورت یہ سب کام کرے تو مرد سے زیادہ مستعد ہوتی ہے۔ میں نے انگلستان میں تجربہ کرکے دیکھا ہے 'عورتیں نسبتاً مردوں سے زیادہ وقت ہر قسم کے کاموں میں 'اور دین کے کاموں میں بھی صرف کرتی ہیں اور اگر مرد اور عورت کے اوقات کا مقابلہ کریں تو مجھے یقین ہے کہ عورتوں کے اوقات زیادہ مصروف نظر آئیں گے' زیادہ بھرپور نظر آئیں گے۔

(حوا کی بیٹیاں اور جنت نظیر معاشرہ)

ضروری اعلان

○ امراء اضلاع و صدران و مربیان سے عرض ہے کہ آپ توسیع اشاعت الفضل کے لئے احباب جماعت کو تلقین فرمائیں۔ کہ ہر صاحب استطاعت الفضل اخبار خود خرید کر پڑھے۔

مینیجر روزنامہ الفضل

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی

استانی بیگم جی!

ہماری بڑی پھوپھی 'بیگم جی' جگ استاد تھیں۔ محلہ بلکہ میرا خیال ہے قادیان بھر کا کوئی بچہ یا بچی ہی ایسی ہو گی جسے ان سے قرآن پڑھنے کا شرف حاصل نہ ہوا ہو؟ انہیں قرآن پڑھانے کا خاص ملکہ تھا اور اس باب میں ید طولیٰ رکھتی تھیں۔ بچوں کو حرف شناسی سے لے کر قرآن ختم کر لینے تک اکتاہٹ کا احساس نہ ہونے دیتیں۔ اس لحاظ سے قادیان میں استانی جی کے نام سے مشہور تھیں۔ ربوہ میں بھی یہی عالم رہا۔ بڑھاپے اور نظر کی کمزوری کے باوصف قرآن پڑھانے کی ذمہ داری لے لیتی تھیں اور صبح صبح گھر یا محلہ کے بچوں کی قطار لگ جاتی تھی۔ بچے اپنے اپنے قاعدے لئے آتے۔ سلیقہ سے صف پر بیٹھ جاتے اور اپنا سبق یاد کرنے لگتے۔ سبق یاد نہ کرنے والے بچوں کو سزا بھی دیتی تھیں مثلاً یہ کہ جب تک پہلا سبق فر فر نہیں سناؤ گے اگلا سبق نہیں ملے گا۔ بعض اوقات پچھلے تین تین چار چار صفحات دوبارہ پڑھنے کی سزا بھی ملتی تھی۔ اس سزا میں بھی عجیب اصلاح ہو جاتی تھی!

ہم پھوپھی جی کے بہت لاڈلے تھے اور گھر میں انہی کی اولاد شمار ہوتے تھے۔ انہی کے ساتھ کھانا پینا' سونا جاگنا اٹھنا بیٹھنا آنا جانا۔ مگر سبق کے معاملہ میں کوئی لحاظ ملاحظہ نہیں تھا۔ سب کے ساتھ یکساں سلوک ہوتا تھا۔ سبق یاد ہے تو مزے ہیں۔ یاد نہیں ہے تو جھڑکیاں۔ دہرائی۔ پھر دہرائی۔ اس لئے ہم لوگ سبق سے غافل نہیں ہوتے تھے۔ یہ انہی کا فیضان ہے کہ سست رو ہونے کے باوجود اردو' عربی' فارسی کی بنیاد مضبوط ہے!

پھوپھی جی 'استانی جی' تھیں اس لئے گھر میں ان کا بہت رعب داب تھا۔ دادی اماں کو ہم نے جب سے دیکھا فریش اور نابینا ہی دیکھا' وہ بیچاری تو ہر حال اور ہر رنگ میں محتاج تھیں۔ پھوپھی جی اور ہماری امی' دونوں ان کی خدمت پر مستعد رہتی تھیں۔ جب پھوپھی جی کے پاس بچوں کا جمگھٹا ہوتا' دادی اماں کی دیکھ بھال کی ذمہ داری ہماری امی پر آ پڑتی اور وہ خوب ذوق شوق سے ان کی خدمت کرتیں۔ داداجان' بہت ضعیف تھے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک سو بیس سال کی عمر تک خوب چاق و چوبند تھے۔ نظر موٹی ہو گئی تھی مگر کسی کے محتاج نہیں تھے۔ آم کے نیچے' چارپائی پر بالکل مارے بیٹھتے اور قرآن پڑھتے رہتے تھے۔

گھر کے ایسے ماحول میں جہاں ہر وقت پچاس ساٹھ بچے' جمع ہوں اور باآواز بلند سبق یاد کر رہے ہوں سکون محال ہو جاتا ہے مگر بڑے بوڑھوں کو اس بات سے بہت سکون مل جاتا تھا کہ بچے قرآن کریم پڑھنا سیکھ رہے ہیں یا پڑھ رہے ہیں۔ ہمارے گھر کی یہی فضا' محلہ بھر میں نمایاں تھی۔ پھوپھا جی (حضرت مولوی غلام نبی مصری) اپنے علم اور حلم کی وجہ سے قادیان میں ممتاز تھے۔ پھوپھی جی اپنی استادی کی وجہ سے قادیان میں معزز و محترم تھیں اور یہی بات سب کے لئے باعث فخر تھی۔

ہماری چھوٹی پھوپھی امتہ العزیز' راولپنڈی میں رہتی تھیں۔ ان کے میاں راجہ عبدالرؤف خاں صاحب ملٹری اکاؤنٹس سروس میں تھے اور مختلف چھاؤنیوں میں تبدیل ہوتے رہتے تھے اس لئے ان کے بچے زیادہ تر قادیان ہی میں رہتے تھے یا اکثر آتے جاتے رہتے تھے۔

پھوپھی امتہ العزیز کو عرف عام میں چنوں کہا جاتا تھا۔ لجنہ کی بڑی مستعد کارکن تھیں اور حضرت صاحب کے ارشاد پر سیاسی سرگرمیوں میں بھی خوب حصہ لیتی تھیں۔ پارٹیشن کے وقت راولپنڈی مسلم لیگ کی جنرل سیکرٹری تھیں اور اس ناطے سے مہاجرین کی آبادکاری میں سرکاری طور پر مہتمم مقرر کی گئی تھیں۔ سارا سارا دن کام میں جتی رہتیں۔ ضرورت مند مہاجر عورتیں ان کو گھیرے رہتیں مگر نہایت خندہ پیشانی سے سب کے مسائل حل کرنے میں مصروف رہتیں۔ چاہتیں تو کروڑوں روپے کی جائیدادوں سے جو ان کے تصرف میں تھیں اپنے لئے کچھ نہ کچھ بنا ہی لیتیں مگر آپ تو امانت و دیانت کا مجسمہ تھیں۔ بس مظلوموں' ضرورت مندوں کی دعائیں ہی سمیٹتی رہیں! مسلم لیگ والے تو ان سے خوش تھے ہی' حضرت صاحب بھی ان کی کارکردگی سے بہت خوش تھے اور ان کی سیاسی بصیرت کے بہت قائل تھے۔

ہم نے ایک بہت پرانی تصویر کسی رسالہ میں چھپی ہوئی دیکھی تھی اس میں وہ برقعہ پہنے سیاسی لیڈروں کے کسی اجتماع میں تقریر کر رہی ہیں اور لوگ نہایت احترام سے ان کی باتیں سن رہے ہیں۔ پھوپھی جی' نے پوری وضع داری کے ساتھ سیاست کی اور جب ان کے سپرد انتظامی معاملات کئے گئے تو بھی انہوں نے نہایت جان فشانی' دلسوزی اور جرأت کے ساتھ وہ فرائض سرانجام دیئے۔ یہ سرکاری طور پر آبادکاری کے لئے مقرر کی گئی تھیں مگر ان کے اہلکار باقاعدہ سرکاری ملازم تھے جو اچھے خاصے گزیٹڈ عہدیدار تھے۔ مگر پھوپھی جی ان پر اس طرح حکم چلاتی تھیں گویا وہ ان کے ماتحت ہیں اور وہ لوگ پوری مستعدی سے ان کے احکام کی تعمیل کرتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ لوگ جانتے تھے کہ یہ خاتون مسلم لیگ کی عہدیدار ہے اور مسلم لیگ ملک کی حکمران ہے۔ اس وقت سیاست میں کرپشن نہیں تھی اور سیاسی عہدوں میں بہت قوت تھی!

ہمیں یاد ہے جب حضرت صاحب راولپنڈی تشریف لاتے تو پھوپھی جی آپ کے جلوس میں چلتیں کیونکہ لجنہ کی عہدیدار بھی تھیں۔ آپ ان کی بہت عزت اور ہمت افزائی فرماتے تھے۔ اباجی' جس روز رہا ہو کر پاکستان آئے۔ آپ' راولپنڈی میں تشریف رکھتے تھے اس لئے پاکستان پہنچتے ہی سیدھے پنڈی روانہ ہو گئے جب راولپنڈی پہنچے تو اس وقت آپ راولپنڈی کمیٹی چوک کے ایک سینما ہال میں لیکچر دے رہے تھے۔ یہ سینما ہال کسی احمدی کا تھا۔ ہم خدا جانے کس خوشی میں سٹیج پر موجود تھے۔ ابا جی دائیں طرف کے دروازے سے ہال میں داخل ہوئے تو فوراً ہی آپ کی نظران پر پڑی۔ آپ نے بے اختیار فرمایا: مولوی احمد خان نسیم آپ آگئے؟" اباجی نے کہا: "جی......" اور آگے بڑھ کر مصافحہ کرنا چاہا مگر حضرت صاحب نے بڑھ کر گلے لگالیا۔ یہ نظارہ دیکھنے کا تھا ہم بھی بھاگ کر اباجی سے لپٹ گئے۔ اباجی کو علم نہیں تھا کہ ہم بھی چنگا بنگیال سے راولپنڈی آئے ہوئے ہیں۔ اباجی نے جلدی سے ہمیں اٹھا لیا اور خوب چٹ چٹ پیار کیا۔ یہ پہلا اور آخری پیار ہمیں یاد ہے۔ ورنہ اباجی' پیار کے اظہار میں کبھی اتنے بے قابو اور بے تکلف نہیں ہوئے تھے۔ بہت پیار آتا تو گالوں پر تھپکی دیتے تھے اور بس! حضرت صاحب کی تقریر اس کے بعد بھی جاری رہی۔ جب تقریر ختم ہونے کو تھی تو پھوپھی جی بھی کہیں سے ہوتی ہوئی سٹیج کے قریب آگئیں اور اپنے بھائی سے لپٹ گئیں۔ عجیب جذباتی نظارہ تھا۔ جب تقریر ختم ہوئی تو پھوپھی جی بھائی کو بھول بھال کر حضرت صاحب کی معیت میں آپ کی قیام گاہ تک چلی گئیں اور اس وقت تک واپس گھر نہ آئیں جب تک حضرت صاحب آرام کرنے کے لئے اپنے کمرہ میں نہیں چلے گئے!

امام کے ساتھ احترام اور اطاعت کا انہیں عجیب تعلق تھا۔ پھر ایسا ہوا کہ اچانک بیمار ہوئیں۔ ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں علاج ہوتا رہا۔ کسی ڈاکٹر نے غلطی سے کوئی ایسا ٹیکا لگا دیا کہ ان کا نچلا دھڑ نہ صرف مفلوج ہو گیا بلکہ ٹانگیں دہری ہو کر رہ گئیں۔ اٹھنے' بیٹھنے' چلنے پھرنے سے معذور ہو گئیں۔ حضرت صاحب کے ارشاد پر انہیں ربوہ بلا لیا گیا۔ مگر اسی بے بسی کے عالم میں راہی ملک فنا ہو گئیں۔ ان کی بے بسی دیکھ کر کلیجہ منہ کو آتا تھا۔ ہمہ وقت مستعد اور چاق و چوبند رہنے والی ہستی تھیں مگر ہلنے جلنے سے معذور ہو گئی تھیں۔ سب لوگ ان کی خدمت کرنا اپنا فرض جانتے تھے مگر وہ کسی سے خدمت لینا پسند نہیں کرتی تھیں۔

کچے مکانوں ہی میں' پہلے ہماری دادی اماں کا انتقال ہوا۔ پھر ہماری امی' رخصت ہوئیں حالانکہ ان کی عمر ہی کیا تھی صرف ۳۲ برس! اور پھر پھوپھی جی اس جہان سے گذر گئیں! گھر خالی خالی لگنے لگا! اب ان کی یادیں ہی رہ گئی ہیں!

پھوپھی جی امتہ العزیز کے بچوں میں سے راجہ نصیر الدین' اپنے دادا کی طرح علم دوست تھے۔ ہر وقت پڑھنے میں مصروف! انہیں پڑھنے کا یہاں تک چسکا تھا کہ کوئی کاغذ کہیں پڑا ہوا مل جاتا اسے پڑھنے لگتے۔ حتیٰ کہ سودا سلف والے کاغذ بھی پڑھتے تھے۔ کتابیں اکٹھی کرنے کا اتنا شوق تھا کہ جہاں کوئی اشتہار نظر آتا کہ کارڈ آنے پر فلاں کتاب مفت بھیجی جائے گی' فوراً کارڈ لکھ کر وہ کتاب منگواتے تھے۔ اخبار کو پہلی سطر سے لے کر پرنٹ لائن تک پڑھتے تھے اور خوب چسکے لے لے کر پڑھتے تھے۔ اشتہار بھی۔ خبریں بھی۔ مضامین بھی! پہلے اطفال الاحمدیہ کے' پھر خدام الاحمدیہ اور آخر میں انصاراللہ کے علمی مقابلوں میں ذوق شوق سے حصہ لیتے رہے۔ جلسہ سالانہ پر آنا تو ان کے لئے گویا فرض تھا۔ اور کوئی آئے نہ آئے وہ ضرور آتے تھے۔ آخری جلسہ سالانہ پر بھی باوجود طبیعت کی خرابی کے اصرار کر کے راولپنڈی سے آئے اور واپس پہنچ کر نمونیہ کا شکار ہوئے اور اسی مرض میں موت کا شکار ہو گئے! اپنی وضع کے صوفی تھے۔ نہایت کم گو مگر ملنسار۔ خلیق اور ہمدرد۔ خلقتاً کچھ کمزور تھے اسی لئے پڑھائی وغیرہ جاری نہ رکھ سکے مگر اس

باقی صفحہ ۷ پر

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم رانا وسیم احمد صاحب آف قلعہ کارروالا کو خدا تعالیٰ نے ۹۴-۲-۸ کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے نومولود کا نام رانا اعجاز احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ احباب بچے کے خادم دین ہونے اور درازی عمر کے لئے دعا کریں۔

دعائے نعم البدل

○ مکرم احسان الحق صاحب ولد ملک نور الحق صاحب مرحوم دوالمیال ضلع چکوال کے ہاں ۱۸۔ جنوری ۹۴ء کو بیٹا پیدا ہوا جو ۲۶ جنوری کو فوت ہو گیا۔ بچہ وقف نو میں شامل تھا۔ احباب سے والدین کے لئے صبر جمیل اور ان کو نعم البدل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

واقفین نو کے والدین سے گذارش

○ وکالت وقف نو واقفین نو سے متعلقہ ایمان افروز واقعات جمع کر رہی ہے۔ مثلاً

(i) کسی کے اولاد نہیں تھی اور اللہ تعالیٰ نے اس تحریک کی برکت سے اسے اولاد عطا فرمائی۔

(ii) کسی واقف نو بچے کو اللہ تعالیٰ نے دعاؤں کے ذریعہ غیر معمولی طور پر شفا عطا فرمائی۔

(iii) بچے کے سلسلہ میں والدین یا کسی اور کو کوئی خواب آئی اور اسے اللہ تعالیٰ نے پورا فرمایا۔

(iv) بچے کے والدین نے بچے میں کوئی اچھی عادت پیدا کرنے کے لئے کوئی طریقہ اختیار کیا اور وہ طریقہ کامیاب رہا۔

(v) بچے کے والدین نے بچے کی کوئی بری عادت دور کرنے کے لئے کوئی طریقہ اختیار کیا اور کامیابی ہوئی۔

(vi) بچے کے والدین نے بچے کی تربیت کی خاطر اپنے اندر کوئی نیک تبدیلی پیدا کی۔

مندرجہ بالا قسم کا کوئی واقعہ ہو تو آپ وکالت وقف نو کو درج ذیل تفصیل کے ساتھ ارسال فرمائیں۔

نام واقف/واقفہ نو
نام والد
حوالہ نمبر (اگر ہو تو)
مکمل پتہ
واقعہ کی تفصیل

نمایاں کامیابی

○ مکرم چوہدری منصور احمد صاحب مبشر دار العلوم غربی ربوہ کی بیٹی عزیزہ لبنیٰ منصور نے نصرت جہاں اکیڈمی کے سالانہ امتحان منعقدہ دسمبر ۹۳ء میں B-3 کلاس میں ۸۰۰ میں سے ۱ء۷۷ نمبر حاصل کر کے دوسری پوزیشن حاصل کی ہے اور انعامی کپ حاصل کیا ہے۔ نیز ان کی دوسری بیٹی عزیزہ عائشہ احمد نے الصادق ماڈرن نرسری ربوہ سے سینئر نرسری سرٹیفکیٹ کا امتحان پاس کر لیا ہے۔ احباب کرام سے دونوں بچیوں کی مزید کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ عزیز محمد احسان احمد ابن مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ڈپٹی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی نے بی اے پارٹ فرسٹ کے امتحان میں ۶۰۰/۴۰۲ نمبر حاصل کر کے آزاد کشمیر یونیورسٹی میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک فرمائے اور مزید نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ (نظارت تعلیم)

چندے اخلاص کا پیمانہ ہیں

○ چندوں کی برکت کی جب ہم بات کرتے ہیں تو دراصل یہ چندے اخلاص کا پیمانہ ہیں۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

تحریک جدید کے لئے قربانی پیش کرتے ہوئے تحریک جدید کے کام کی عظمت اور اپنے اخلاص کو پیش نظر رکھنا از بس ضروری ہے۔ کام کی عظمت اور آپ کا اخلاص متقاضی ہے کہ شایان شان قربانی پیش کی جائے۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق سعید بخشے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر ۲۹۴۰۶ میں ریٹائرڈ میجر زین العابدین ولد محمد بشیر الدین قوم شیخ پیشہ پنشنر عمر ۶۷ سال بیعت پیدائشی ساکن راولپنڈی (چکلالہ) ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۷-۳۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱- فلیٹ نمبر D-۶۳ عسکری II چکلالہ ۳ راولپنڈی مالیتی =/۹۳۰۰۰۰ روپے (نو لاکھ تیس ہزار روپے) ۲- تقریباً ایک کنال پلاٹ مالیتی =/۵۵۰۰۰ روپے- ۳- بینک میں نقد =/۵۵۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ =/۳۵۰۰+۵۵۰۰ روپے ماہوار بصورت پنشن و منافع مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد زین العابدین ولد محمد بشیر الدین D-۶۳ عسکری فلیٹ II چکلالہ III راولپنڈی گواہ شد نمبر ۱ چوہدری مبارک احمد ولد چوہدری غلام حسین راولپنڈی گواہ شد نمبر ۲ عبد المجید بٹ ولد عبد الصمد راولپنڈی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ ایڈیٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس- ربوہ
قیمت : دو روپیہ

بقیہ صفحہ ۱

نئے یونٹس کے سربراہ ہیں حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے دل کے علاج کے لئے میسر ہونے والی اہم سہولتوں کی تفاصیل بیان کیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس یونٹ میں ایک ایسی مشین بھی فراہم کی گئی ہے جو دل کی دھڑکن کی بے قاعدگی کے علاج کے سلسلے میں کام آتی ہے۔ دل کی دھڑکن اگر رک جائے تو یہ دل کو دوبارہ حرکت میں لے آتی ہے اور اگر دھڑکن تیز ہو جائے تو یہ اسے کم بھی کر سکتی ہے۔ یہ یونٹس مکمل طور پر ائرکنڈیشنڈ ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ انتہائی نگہداشت کے یونٹ میں ایسے مریض بھی لائے جا سکتے ہیں جن کا سانس بالکل رک چکا ہو یا کوئی اور نظام مکمل طور پر فیل ہو گیا ہے ایسے مریضوں کو عارضی سہاروں سے زندہ رکھا جاتا ہے تو تھوڑی دیر کے بعد ان کے سسٹم کام کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ڈیوٹی ڈاکٹر کو یونٹ کے ساتھ ایک کمرہ رہائش کے لئے دیا گیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ اس یونٹ کو چلانے میں جو کمی محسوس کی جا رہی ہے وہ تربیت یافتہ پیرامیڈیکل عملہ کی کمی ہے۔ جتنا عملہ ہمارے پاس ہے سردست اسی سے کام شروع کر دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر صاحب کے خطاب کے بعد تقریب کے صدر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے دعا کرائی۔ اس کے بعد حاضرین میں افطاری پیش کی گئی جس کے بعد مہمانوں نے دونوں متعلقہ یونٹس کا معائنہ کیا۔ تقریب میں محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کے علاوہ جملہ ناظر صاحبان اور وکلاء تحریک جدید بھی شامل ہوئے۔ خواتین میں حضرت سیدہ آپا طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ اور دیگر خواتین شریک ہوئیں۔

نئے یونٹس کو اس موقعہ پر نہایت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ جھنڈیوں رنگ برنگے غباروں اور دیگر آرائش سے خوبصورتی پیدا کی گئی تھی۔ احباب کرام سے فضل عمر ہسپتال کی مزید ترقی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ ۶

کی کمی مطالعہ سے پوری کر لیتے تھے۔ بچوں سے بے انتہا پیار کرتے تھے۔ ہمارے چھوٹے بہن بھائیوں میں سے عزیزی نسیم مہدی ان کا چہیتا تھا۔ پھر ہمارے بچوں میں سے عزیزی ماہر احمد کے ساتھ ان کا بڑا محبت کا تعلق رہا۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے۔ آمین ان کی وفات کے بعد پھوپھی جی کے دیگر افراد خانہ ان کا رابطہ مرکز سے ٹوٹ گیا اور یہ امر ہم سب کے لئے بڑے قلق کا موجب ہے!

خبریں

ربوہ: 14 - فروری- ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے- سردی بڑھ گئی ہے درجہ حرارت کم از کم 7 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 17 درجے سنٹی گریڈ

○ بی بی سی کو دیئے گئے ایک انٹرویو میں محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم نے امریکہ کو باور کرا دیا ہے کہ پاکستان اپنا ایٹمی پروگرام رول بیک نہیں کرے گا انہوں نے کہا کہ کشمیر ایک متنازعہ علاقہ ہے اور پاکستان کشمیریوں کا ساتھ دیتا رہے گا دنیا خواہ کچھ بھی کہے۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر سید یوسف رضا گیلانی نے کہا کہ قوم کو جلد ہی آٹھویں ترمیم سے نجات مل جائے گی کیونکہ دونوں پارٹیوں نے عوام نے اس کا وعدہ کر رکھا ہے۔

○ سرحد کے وزیر اعلیٰ صابر شاہ کے خلاف تحریک عدم اتحاد پر سینٹ میں گرما گرم بحث ہوئی۔ حزب اقتدار کے اراکین نے اس کو جمہوری اور آئینی حق قرار دیا جبکہ حزب مخالف نے وارننگ دی کہ حکومت ایک اور مارشل لاء کو دعوت دے رہی ہے۔ اور اس تحریک عدم اعتماد سے مرکز اور پنجاب کے لئے بھی خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے صدر مملکت اور چیف آف آرمی سٹاف سے ملاقات کے بعد بتایا کہ فوج ملک کی سیاسی صورت حال، حکومت اور اپوزیشن کے معاملات میں مکمل غیر جانبداری کا رویہ اختیار کئے ہوئے ہے جو یقیناً خوش آئند بات ہے۔ لیکن بعض لیڈر جو فوج کو ملوث کرنے کی بات کرتے ہیں ایسے لوگوں کو مایوسی ہوگی۔

○ وفاقی وزیر داخلہ نصیر اللہ خان بابر نے کہا ہے کہ سرحد میں تحریک عدم اعتماد پر ووٹنگ کے موقعہ پر صوبے میں گڑبڑ ہوئی تو وفاقی حکومت وزیر اعلیٰ سے مشورہ کئے بغیر اپنے فرائض سرانجام دے گی۔ انہوں نے کہا کہ ولی خان کے والد عدم تشدد کی سیاست کا پرچار کرتے رہے ہیں۔ ان کے منہ سے ایسی باتیں زیب نہیں دیتیں۔

○ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ صابر شاہ نے کہا ہے کہ مرکزی حکومت نے اپنے ایلچی شیرپاؤ کے ذریعے دو کروڑ روپے بھجوائے۔ جس پر کچھ لوگ ہمیں چھوڑ گئے لیکن پھر بھی ان کے ساتھ ۴۲۔ ارکان بھی نہیں ہیں۔

○ بی بی سی کے مطابق سینٹ کے آئندہ انتخابات میں حکومت کو اکثریت ملنے کا امکان کم ہے۔ حکمران اتحاد کے زیادہ ارکان منتخب ہو جائیں گے لیکن مسلم لیگ کے بیشتر امیدوار بھی جیت جائیں گے۔

○ وزیر دفاع آفتاب شعبان میرانی نے کہا ہے کہ سرحد کی صورت حال میں فوج بلانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ انہوں نے کہا میں نہیں سمجھتا صوبہ سرحد کی صورت حال کا ملکی سلامتی سے کوئی تعلق ہے۔

○ جنرل اسلم بیگ (ریٹائرڈ) نے کہا ہے کہ سیاسی جماعتیں اپنے مسائل خود حل کریں۔ فوج کو تحفظ کی ضمانت نہ سمجھیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ سرحد میں وزیر اعلیٰ کے خلاف تحریک عدم اعتماد کامیاب ہوگی۔ انہوں نے بتایا کہ بلدیاتی اداروں کے انتخابات ابھی زیر غور ہیں۔

○ امریکہ اور برطانیہ نے سربیا اور مونٹی نیگرو سے اپنے سفارت کاروں کو اہل خانہ کے ہمراہ سربیا چھوڑ دینے کی ہدایت کی ہے۔

○ روسی وزیر خارجہ نے ماسکو میں ایک اخباری کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سربوں نے سراجیوو کے اطراف سے توپیں نہ ہٹائیں تو ان کے خلاف فضائی طاقت کے استعمال کی حمایت کریں گے۔ تاہم حملوں کی اجازت نیٹو کی بجائے اقوام متحدہ کو دینی چاہئے۔

○ افغانستان کے دارالحکومت کابل میں گذشتہ روز مکمل سکون رہا۔ معلوم ہوا ہے کہ توپیں رمضان المبارک کے احترام میں خاموش ہیں۔ صدر ربانی پہلے ہی یک طرفہ جنگ بندی کا اعلان کر چکے ہیں۔

○ وفاقی کابینہ نے توانائی کے بارے میں ٹاسک فورس کی رپورٹ کی منظوری دے دی ہے۔ جس میں ملک کی آئندہ توانائی کی پالیسی کی سفارش کی گئی ہے۔ پالیسی کی تفصیلات بعد ازاں جاری کی جائیں گی۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہماری حکومت ملک میں قانون کی حکمرانی قائم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اور ہم اپوزیشن کو اعتماد میں لینے کے خواہش مند ہیں قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے اپوزیشن جو بھی نکتہ اٹھائے گی اس کا خیر مقدم کیا جائے گا۔

○ حزب اختلاف کے رکن شیخ رشید احمد نے کہا ہے کہ ٹرائیکا کے اجلاسوں کے نتائج کا سب کو انتظار ہے معلوم ہوتا ہے "مہرباں" ہمیں نکال کر پچھتا رہے ہیں۔

○ پیر فضل حق قائد جمعیت مشائخ پاکستان نے کہا ہے کہ سرحد میں "مولاجٹ" چل رہی ہے۔ پاکستان توڑنے کا خواب دیکھنے والے نواز شریف کے ذریعے اپنے مقاصد پورا کرنا چاہتے ہیں۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی پنجاب کے صدر جہانگیر بدر نے کہا ہے کہ سرحد میں اسلحہ لایا گیا تو اینٹ کا جواب پتھر سے دیں گے۔ انہوں نے کہا ولی خان اور نواز شریف گیدڑ بھبکیاں دینا چھوڑ دیں سیاست اب ان کے بس کا روگ نہیں رہی۔

○ پنجاب مسلم لیگ (ن) کے صدر چوہدری پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی تحریک عدم اعتماد کی "چھپکلی" نہ نگل سکتی ہے اور نہ اگل سکتی ہے۔ انہوں نے کہا اگلا راؤنڈ پنجاب میں ہو گا۔

○ نج کاری کمیشن کے چیئرمین سید نوید قمر نے کہا ہے کہ بجلی، گیس اور ٹیلی فون کا نظام غیر ملکی سرمایہ کاروں کی تحویل میں دے دیا جائے گا۔ اسی طرح بنکوں سے بھی سرکاری سرمایہ نکال کر نجی شعبے کے حوالے کر دیا جائے گا۔ یہ ادارے جب تک حکومت کے پاس رہیں گے ان کا غلط استعمال جاری رہے گا۔

○ وزیر اعظم آزاد کشمیر سردار قیوم نے کہا ہے کہ بھارت سے جنگ کسی وقت بھی ہو سکتی ہے لیکن ہم پہل نہیں کریں گے۔ مقبوضہ کشمیر میں اسرائیلی خدمات لینے کے باوجود بھارت کو ناکامی ہوئی ہے۔ بے نظیر نے مسئلہ کشمیر کو عروج تک پہنچا دیا ہے۔ اور اب آزادی کے سوا کوئی دوسرا راستہ نہیں۔

○ بھارتی خفیہ ایجنسی "را" نے اعتراف کیا ہے کہ مشرقی پنجاب کشمیر اور تامل ناڈو میں صورت حال بے قابو ہو گئی ہے۔ بھارتی انٹیلی جنس نے امریکہ پاکستان، سعودی عرب، ایران، لیبیا، سوڈان، امارات اور بنگلہ دیش پر علیحدگی کی تحریکوں کے لئے سرمایہ فراہم کرنے کا الزام لگایا ہے۔

○ رمضان المبارک کی یکم تاریخ کو ڈاکوؤں نے لاہور میں چھ وارداتیں کیں۔

○ ساہیوال کے نزدیک بس سے ٹرک کے تصادم کے نتیجہ میں ۳۔ افراد ہلاک اور ۲۳ زخمی ہو گئے۔

اوقات کار شریف گولڈسمتھ
برائے رمضان المبارک
صبح 8 بجے تا 3 بجے سہ پہر
ناغہ بروز جمعۃ المبارک
شریف گولڈسمتھ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 649

اوقات کار کیوریٹو کلینک
برائے رمضان المبارک
صبح 8 بجے تا 3 بجے سہ پہر
ناغہ بروز جمعۃ المبارک
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: ہیڈ آفس: 771 کلینک: 606
رہائش: 607

7 CURATIVE SMELLS
سات کیوریٹو خوشبویات

① Digest Curative Smell — ۱- ڈائی جیسٹ کیوریٹو سمیل
② Emergency Curative Smell — ۲- ایمرجنسی کیوریٹو سمیل
③ Fever Curative Smell — ۳- فیور کیوریٹو سمیل
④ Flu Curative Smell — ۴- فلو کیوریٹو سمیل
⑤ Heart Curative Smell — ۵- ہارٹ کیوریٹو سمیل
⑥ Pains Curative Smell — ۶- پینز کیوریٹو سمیل
⑦ Temper Curative Smell — ۷- ٹیمپر کیوریٹو سمیل

قیمت فی سمیل 20 روپے مکمل پیکنگ خوبصورت پرس میں 150 روپے
تفصیلی لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان
فون سیلز: 211283 دفتر: 771 کلینک: 606